



4713CH12

حسرت موہانی

سید فضل الحسن نام اور حسرت تخلص 1875 میں قصبہ موہان، ضلع اٹاؤ، اُتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ بعض کتابوں میں ان کا سن پیدائش 1880 اور 1881 بھی ملتا ہے۔ وہ ایک کامیاب شاعر اور بے باک صحافی ہونے کے



ساتھ ساتھ ایک سرگرم سیاست داں اور مجاہدِ آزادی بھی تھے۔ عربی فارسی کی ابتدائی تعلیم مکتب میں حاصل کی۔ 1898 میں گورنمنٹ ہائی اسکول، فتح پور سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد 1899 میں مجڈن اینگلو اورینٹل کالج (موجودہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) میں داخلہ لے لیا۔ حسرت نے بارہ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔

1903 کا سال حسرت کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسی سال

وہ اپنے باغیانہ خیالات کی وجہ سے کالج سے نکالے گئے۔ اب حسرت علی گڑھ کے محلہ رسل گنج میں کرائے پر مکان لے کر رہنے لگے۔ انھوں نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اُسی سال چچا زاد بہن نشاط النساء بیگم سے اُن کی شادی ہوئی، جو ایک پڑھی لکھی، باہمت، حوصلہ مند اور مستقل مزاج خاتون تھیں۔ 1903 ہی میں حسرت نے ایک علمی و ادبی رسالہ ”اردوئے معلّٰی“ جاری کیا۔ یہ سلسلہ آخر عمر تک جاری رہا۔ اُن کا شعر ہے۔

ہے مشقِ سخن جاری چّلی کی مشقّت بھی اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

”اردوئے معلّٰی“ میں ادبی اور سیاسی دونوں طرح کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ اس پرچے نے اہل ہند

خصوصاً مسلمانوں کی سیاسی بیداری میں اہم رول ادا کیا۔ حسرت موہانی نے اس کے ذریعے قومی اتحاد، سیکولرازم اور کامل آزادی کی آواز بار بار بلند کی۔ وہ آزادی کے متوالے تھے۔ اس سلسلے میں کسی مصلحت پسندی کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ انگریزی حکومت کی انھوں نے کھل کر مخالفت کی اور وہ انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہو گئے۔

اپریل 1908 کے ”اردوئے معلّٰی“ میں ایک مضمون کی اشاعت پر مقدمہ چلا۔ عدالت نے انھیں دو سال قید با مشقّت کی سزا سنائی اور پانچ سو روپے جرمانہ کیا۔ جیل میں حسرت نے کس طرح شب و روز گزارے ان کے اس شعر سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

کٹ گیا قید میں ماہِ رمضان بھی حسرت گرچہ سامانِ سحر کا تھا نہ افطاری کا

قید سے رہائی کے بعد حسرت کے سیاسی خیالات میں اور شدّت پیدا ہو گئی۔ اس زمانے میں سودیشی تحریک شروع ہو چکی تھی۔ اس تحریک کا مطلب تھا کہ اپنے ہی ملک کی بنی ہوئی چیزیں خریدی اور استعمال کی جائیں۔ بدیسی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔ انھوں نے کھدر کا استعمال پہلے ہی شروع کر رکھا تھا۔ عوام میں بھی سودیشی مال کے استعمال کو رائج کرنے کے لیے حسرت نے علی گڑھ کے محلّہ رسل گنج میں ایک سودیشی اسٹور کھولا جو کامیابی سے چلا۔

1920 میں حسرت علی گڑھ کو خیر باد کہہ کر کانپور آ گئے اور یہاں بھی ایک سودیشی اسٹور قائم کیا۔

حسرت موہانی کے مزاج میں سادگی بہت تھی۔ اُن کے لباس اور رہن سہن کو دیکھ کر گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ بلند پایہ شاعر، ادیب اور سیاست داں ہیں۔ انگریز حکومت کو حسرت موہانی کی سیاسی سرگرمیاں قطعی پسند نہیں تھیں۔ انگریز انھیں ایک بڑا باغی سمجھتے تھے۔ لیکن حسرت ان سب باتوں سے بے نیاز اپنے مقصد میں لگے رہتے۔

1913 میں ان کا پریس ضبط کر لیا گیا۔ 1916 میں انھیں دوبارہ جیل بھیج دیا گیا۔ 1918 میں رہائی ملی تو آزادی کی جدوجہد میں پھر مصروف ہو گئے۔

1921 میں حسرت نے احمد آباد کے کانگریس کے اجلاس میں مہاتما گاندھی اور حکیم اجمل خاں کی مخالفت

کے باوجود مکمل آزادی کی قرار داد پیش کی۔ حسرت مکمل آزادی کا مطالبہ کرنے والے ہندوستان کے پہلے

مجاہد آزادی تھے۔ حسرت موہانی کو تیسری بار 22 اپریل 1922 کو دو سال کے لیے جیل بھیجا گیا۔ 1924 میں رہا ہوئے تو کانگریس کے بجائے مسلم لیگ اور کمیونسٹ پارٹی سے ناٹھ جوڑ لیا۔ 1942 میں حسرت مسلم لیگ کے نمائندے کی حیثیت سے کانپور سے یوپی اسمبلی کے ممبر چنے گئے اور پھر پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے۔ ہندوستان کا آئین مکمل ہوا تو حسرت نے اس پر دستخط کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ اُن کے خوابوں کی تعبیر نہیں ہے۔

حسرت موہانی کی سیرت اور کردار کا اندازہ ان چند واقعات سے کیا جاسکتا ہے:

”ایک مرتبہ کانپور کے ایک سوداگر، جو حسرت سے عقیدت رکھتے تھے، اُن سے ملنے آئے تو دیکھا کہ وہ کچھ لکھ رہے ہیں۔ یہ سلام کرنے کے بعد شکستہ بوریے پر ادب کے ساتھ بیٹھ گئے۔ حسرت لکھتے جاتے اور بیچ بیچ میں ان سوداگر سے بات بھی کرتے جاتے۔ حسرت کی پشت پر ایک پھٹا پُرانا پردہ لٹک رہا تھا۔ وہ پردے کے پیچھے سے کچھ نکالتے اور منہ میں رکھ لیتے اور ڈیسک پر رکھی گڑکی ڈلی سے تھوڑا گڑ کھا لیتے۔ سوداگر صاحب خاموشی سے دیکھتے رہتے۔ جب ضبط نہ ہوا تو عرض کیا کہ آپ کیا کھا لیتے ہیں، کچھ خادم کو بھی عطا ہو۔ حسرت نے پردے کے پیچھے سے مٹی کی ہنڈیا نکالی جس میں سوکھی روٹیاں پانی میں بھگی ہوئی تھیں۔ حسرت نے وہ ہنڈیا سوداگر صاحب کے آگے رکھ کر کہا لو کھا لو، فقیروں کا کھانا تم رئیس نہ کھا سکو گے۔ سوداگر آب دیدہ ہو گئے۔ حسرت نے کہا آج تیسرا فاقہ ہے۔ شکر ہے سوکھی روٹی میسر آگئی، بڑی تسکین ہوگئی۔“

”حسرت مشاعروں میں بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ مشاعروں کے منتظمین شعرا کو سفر خرچ اور کلام سنانے کا معاوضہ بند لگانے میں پیش کرتے تھے۔ ایک بار حسرت نے ایک مشاعرے میں شرکت کی۔ بعد میں منتظمین نے اُن کی خدمت میں لفافہ پیش کیا۔ اُنھوں نے فوراً کہا کہ مجھے سفر کا خرچ نہیں چاہیے۔ میں نے سفر میں کچھ خرچ نہیں کیا۔ ایک گارڈ مجھے اپنے ساتھ ڈبے میں بٹھا کر لے آیا۔ ٹکٹ میں نے خریدا ہی نہیں۔ وہ گارڈ آج واپس جا رہا ہے اور مجھے اپنے ساتھ واپس لے جائے گا۔ منتظمین نے بہت کہا لیکن وہ انکار پر اڑے رہے اور بولے، ”جب میں نے ٹکٹ پر کچھ خرچ ہی نہیں کیا تو آپ سے اخراجات لینے کا کیا سوال ہے.....“

”حسرت موہانی اپنے ایک دوست کے گھر میں مہمان تھے۔ کڑا کے کی سردی پڑ رہی تھی۔ میزبان نے انہیں ایک قیمتی کمبل اوڑھنے کے لیے دیا۔ حسرت نے وہ کمبل اس خیال سے نہیں اوڑھا کہ یہ بدیلی مال ہے۔ حسرت رات بھر سردی میں کانپتے رہے مگر وہ کمبل نہیں اوڑھا۔“

حسرت ایک سچے مذہبی انسان تھے۔ اُن میں بلا کی رواداری تھی۔ انہوں نے نعت اور منقبت کے علاوہ سری کرشن کی شان میں بھی اشعار لکھے ہیں۔

حسرت نے پوری زندگی جد و جہد میں گزاری۔ ان کی زندگی میں سادگی، خودداری، قلندری، بے باکی، اصول پسندی اور حق گوئی کے جو اوصاف تھے، اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ تحریک آزادی کے سلسلے میں انہیں ”رئیس الاحرار“ کے لقب سے یاد کیا گیا۔ ان کا انتقال 13 مئی 1951 کو لکھنؤ میں ہوا۔ آج وہ فرنگی محل (لکھنؤ) کے قبرستان انوار باغ میں دفن ہیں لیکن سچ پوچھیے تو ان کی جگہ ہر سچے محب وطن کے دل میں ہے۔

معنی یاد کیجیے

تخلص	:	وہ قلمی نام جو شاعر شعر میں استعمال کرتا ہے
بے باک	:	بے خوف، نڈر
صحافی	:	اخبار نویس
سیاست داں	:	سیاست جاننے والا
مجاہد آزادی	:	آزادی کے لیے لڑنے والا، آزادی کے لیے کوشش کرنے والا
انقلابی	:	تبدیلی لانے والا
باغیانہ	:	حکومت اور اقتدار کی مخالفت کرنا
مستقل مزاج	:	جس کے مزاج میں استقلال ہو، ٹھہراؤ ہو
آغاز	:	شروع

وقف کرنا	:	مخصوص کرنا، بخشنا
مشقِ سخن	:	شاعری کی مشق، شعر کہنے کا سلسلہ جاری رکھنا
قید با مشقت	:	وہ قید جس میں قیدی سے سخت محنت کرائی جاتی ہے
خیر باد کہنا	:	چھوڑ دینا، ترک کرنا
طُرفہ	:	انوکھا، عجیب
بایکٹ کرنا	:	احتجاج کے طور پر ترک کرنا
سیکولرازم	:	تمام مذاہب کا احترام کرنا، مذہبی رواداری
متوالے	:	مست مولا، اپنی دُھن میں رہنے والا
مصلحت پسندی	:	موقع شناسی، حالات کے مطابق کام کرنا
اشاعت	:	پھیلانا، عام کرنا
سودیشی تحریک	:	گاندھی جی کے ذریعے چلائی گئی ایک تحریک کا نام جس کا مقصد یہ تھا کہ اپنے دیس میں بنی ہوئی چیزیں استعمال کی جائیں
کھدّر	:	معمولی اور موٹا کپڑا
رائج	:	جاری ہونا، جس کا رواج ہو
پارچہ فروشی	:	کپڑے بیچنا
سرگرمیاں	:	سرگرمی کی جمع، پورے جوش کے ساتھ کوئی کام کرنا
باغی	:	بغاوت کرنے والا، نافرمان
بے نیاز	:	بے پرواہ
ضبط کرنا	:	اپنے قبضے میں لے لینا
قضیہ	:	جھگڑا، مسئلہ
قرارداد	:	تجویز
تعبیر	:	خواب کا مطلب بیان کرنا

پھٹا پڑانا، ٹوٹا پھوٹا، خستہ حال	:	شکتہ
ٹاٹ	:	بورے
خدمت کرنے والا، انکساری اور عاجزی کے لیے بھی بولا جاتا ہے	:	خادم
آنکھوں میں آنسو آنا، غمگین ہونا	:	آب دیدہ
کھانا نہ ہونے کی وجہ سے بھوکا ہونا، کھانا نہ کھانا	:	فاقہ
آرام، سکون	:	تسکین
منتظم کی جمع، انتظام کرنے والے	:	منتظمین
اُجرت، صلہ	:	معاوضہ
خرچ کی جمع	:	اخراجات
مہمان دار، وہ شخص جس کے یہاں مہمان آئے	:	میزبان
گھٹن، قید	:	جس
دلی جذبات	:	فطری جذبات
ہنگامہ، بغاوت	:	شورش
سورج	:	مہر
روشن خیالی، بے تعصبی	:	رواداری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہے ہوئے اشعار	:	نعت
وہ اشعار جو صحابہ کرامؓ، اولیاء اللہ اور دوسرے نیک بندوں کی تعریف اور شان میں کہے جائیں	:	منقبت
غیرت مندی، عزت نفس کا احساس	:	خودداری
جسے کسی چیز کی فکر نہ ہو، مال و دولت سے بے نیاز رہنا	:	قلندری
وصف کی جمع، خوبیاں	:	اوصاف
حر کی جمع، آزاد، رئیس الاحرار، آزاد لوگوں کے سردار	:	احرار
وہ نام جو اصل نام کے علاوہ دیا گیا ہو	:	لقب
وطن سے محبت کرنے والا	:	محب وطن

سوچیے اور بتائیے۔

1. حسرت موہانی کا نام کیا تھا؟
2. 1903 کا سال حسرت کی زندگی میں کیوں اہم ہے؟
3. حسرت نے کون سا رسالہ نکالا۔ اس میں کس طرح کے مضامین شائع ہوتے تھے؟
4. حسرت کو 1908 میں جیل کیوں بھیجا گیا؟
5. انگریزی حکومت کو حسرت موہانی کی سیاسی سرگرمیاں کیوں پسند نہ تھیں؟
6. حسرت نے مکمل آزادی کی قرارداد کب اور کہاں پیش کی تھی؟

صحیح بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (x) کا نشان لگائیے۔

1. سید فضل الحسن حسرت 1875 میں قصبہ موہان ضلع اتاو، اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ ()
2. وہ ایک کامیاب شاعر اور بے باک صحافی نہیں تھے۔ ()
3. 1903 کا سال حسرت کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ()
4. حسرت نے 'اردوئے معلّیٰ' جاری کر کے اپنی ادبی اور سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ ()
5. انگریزی حکومت کو حسرت موہانی کی سیاسی سرگرمیاں بہت پسند تھیں۔ ()
6. 1942 میں حسرت موہانی مسلم لیگ کے نمائندے کی حیثیت سے یوپی اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔ ()
7. حسرت ایک مذہبی انسان نہیں تھے۔ ()
8. ان کی پوری زندگی جدوجہد میں گزری۔ ()

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

باہمت مستقل مزاج مخالفت مکمل انکار نشاط

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

صحافی باغیانہ خیر باد کہنا آبدیدہ ہونا خودداری

عملی کام

- آپ نے حسرت موہانی کے بارے میں اپنے سبق میں پڑھا۔ آپ ان کی شخصیت سے کتنے متاثر ہوئے کم سے کم ایک صفحہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

غور کرنے کی بات

- حسرت موہانی کی پوری زندگی قومی اتحاد، سیکولرزم اور مکمل آزادی پانے کی چاہت سے بھرپور نظر آتی ہے۔ انھوں نے آزادی حاصل کرنے کے لیے انگریزی حکومت کی کھل کر مخالفت کی جس کے نتیجہ میں انھیں کئی بار جیل کی صعوبتیں بھی اٹھانی پڑیں۔
- مولانا کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ ان کا لباس اور رہن سہن کو دیکھ کر گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ بلند پایہ شاعر، ادیب اور سیاست داں ہیں۔
- مولانا کی زندگی، جدوجہد، سادگی، خودداری، قلندری، بے باکی، اصول پسندی اور حق گوئی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ وہ ایک سچے محب وطن تھے۔